خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 129

Track - 2

13:00

''عیداللہ کا تحفہ ہے''

حقوق پور کرتا ہے اور دوسرا رخ یہ ہے کہ... (شروع کی ریکارڈنگ نہیں ہے) ... وہ ان تمام باتوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے یعنی سو جاتا ہے ۔ تو اب ہم یوں کہیں گے کہ انسان کی جو زندگی ہے اس کے دو رخ اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہیں۔ایک رخ یہ ہے کہ انسان مادی دنیا میں رہ کر زندگی گزارتا ہے ۔ اور ایک رخ یہ ہے کہ انسان غیب کی دنیا میں رہ کر زندگی گزارتا ہے۔یہ سونے کا جو عمل ہے، خواب کا اس میں آپ یہ دیکھیں انسان کے اوپر سے مادی دنیا کی گرفت بھی ٹوٹ جاتی ہے۔اب اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ دنیا میں کیا ہورہا ہے۔ کیا ہورہا ہے۔دوسری بات آپ نے یہ دیکھی ہوگی کہ ہر آدمی اپنی زندگی میں خواب ضرور دیکھتا ہے۔اور جب وہ خواب دیکھتا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ میں آسمان میں اڑ رہا ہوں۔ میلوں میل سفر جو ہے منٹوں، سیکنڈوں میں پورا کرلیتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی جو گرفت ہے ٹائم اسپیس کی وہ اس کے اوپر سے ٹوٹ جاتی ہے۔ تو رمضان المبارک کا جو مہینہ ہے اس پر آ پ غور کریں تو ہم جب صبح کو سحری کھاکر روزے کی نیت کرلیتے ہیںتو تقریباً ہمارے اوپر ساری وہی زندگی محیط ہوجاتی ہے جو زندگی جو رات کی زندگی ہے۔مثلاً آپ دیکھیں جب ہم سوتے ہیںتو ہم سوتے وقت کھانا نہیں کھاتے۔پانی نہیں پیتے۔بات نہیں کرتے۔کسی پہ غصّہ نہیں کرتے۔کسی کا حق نہیں مارتے۔ کسی کے لئے ہم کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے کسی کی دل آزاری ہو، حق تلفی ہو۔تو روزے کی بھی یہی صورت ہے کہ آپ نے صبح کو فجر کی اذان کے بعد نیت کرلی روزے کی کہ بھئی اللہ کے لئے ہمیں بھوکا بھی رہنا ہے اور اللہ کے لئے ہمیں ہر وہ کام کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے پسندیدہ ہے ۔ سارے دن آدمی حلال چیزیں جو اللہ نے حلال کی ہیں چونکہ اللہ نے منع کردیا ہے اس لئے وہ صبح سے شام تک اللہ کے لئے بھوک بھی رہتا ہے۔ پیاسا بھی رہتا ہے۔اور ہر روزے دار کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایسے کام کرے جو اللہ کے لئے خوشنودی کا سبب اور باعث ہو۔رمضان المبارک کے تیس روزے دراصل اس بات کی پریکٹس ہے کہ انسان کی جو زندگی کا جو دوسرا رخ ہے غیب کی دنیا میں داخل ہونے کا ۔ یا انسان کی زندگی کا وہ رخ جو اس کو اللہ کی ذات سے قریب کرتا ہے اور فرشتوں سے قریب کرتا ہے اس کی وہ دن بھر اپنے ارادے کے ساتھ اس رخ کی جو غیب کی دنیا میں اسے لے جاتا ہے اس کے رخ کے اندر داخل ہونے کی غیب کی دنیا میں داخل ہونے کی جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔

مسلسل بیس روزے رکھنے کے بعدانسان کے اندر یہ پریکٹس پیدا ہوجاتی ہے کہ
وہ تقریباً بیداری میں وہ تمام زندگی گزارنے لگتا ہے جو وہ خواب میں گزارتا
ہے۔پھر اس پر آپ ذرا تھوڑا سا غور کریںکہ رات کو سوتے وقت آدمی نہ کھاتا ہے
نہ پیتا ہے،نہ کسی سے نفرت کرتا ہے،نہ کسی کی غیبت کرتا ہے،نہ کسی سے
حسد کرتا ہے۔یہی صورت وہ دن بھرجاگتے ہوئے روزے کی حالت میں بھی کرتا
ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ میں روزے سے ہوں مجھے جھوٹ
نہیں بولنا،مجھے کسی کی دل آزاری بھی نہیں کرنی۔ اگر مجھے غصہ آجائے تو
مجھے غصہ بھی نہیں کرنا،اس لئے میں نے جو یہ روزہ رکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے
لئے رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزے کی جزامیں خود
ہوں۔اللہ تعالیٰ غیب ہیں۔لہٰذا جب آپ غیب کی دنیا میں جانے کی پریکٹس کریں
گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو مدد ہوگی ، تعاون ہوگا۔ تو بیس روزے
رکھنے کے بعدانسان کے اندر ایسی سکت اور صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ اگر
تھوڑاسا اور مزید جاگ لے اور کوشش کرلے تو اس کا غیب کی دنیا سے رابطہ
ہوجاتا ہے۔بیس رمضان کے بعد انسان کے اندر اتنی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ
اگر وہ مزید تھوڑی سی زندگی اختیار کرے سونے کی زندگی تو اس کے اوپر اللہ
تعالیٰ کی رحمت سے غیب کا انکشاف ہوجاتا ہے۔یہی وہ غیب کا انکشاف ہے
جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں تلاش
کرو۔اکیس کو، تئیس کو، پچیس کو،ستائیس کو۔ تو اب یہ جناب ابھی میں نے آپ
کے سامنے قرآن پاک کی سورہ لیلۃ القدر پڑھی ... ان انزلنہ فی لیلۃ القدر ...
لیلۃ القدر خیر من الف شھر ... کہ انسان کے اندر جو دیکھنے کی سمجھنے کی جو
سکت اور صلاحیت ہے وہ بیس روزے رکھنے کے بعد ساٹھ ہزار گنا تقریباً ہوجاتی
ہے۔جب انسان شب بیداری کرتا ہے طاق راتوں میں۔ ہمارے ہاں یہ بڑا عجیب
مسئلہ ہے کہ ہم صرف ستائیس کی رات کو یا پچیس کی رات کو لیلۃ القدر کی
عبادت کرتے ہیں۔حالانکہ حضور پاک ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ لیلۃ القدر کو طاق
راتوںمیں تلاش کرو۔ ہونا یہ چاہئیے حضور پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ
اکیسویں رات کو بھی آپ عبادت کریں، تئیسویں رات کو بھی آپ شب بیداری
کریں،پچیسویں رات کو بھی شب بیداری کریںاور آپ ستائیسویں شب کو بھی
شب بیداری کریں۔ہمارے ہاں ہو یہ گیا ہے ہم یہ سمجھا جاتا ہے کہ لیلۃ القدر
صرف ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔حالانکہ دیکھئے حضور پاک ﷺ کے اگر آپ
ارشاد پر غور فرمائیںتو حضور نے یہ فرمایاکہ بیس روزے رکھنے کے بعد انسان کے
اندر اتنا ذخیرہ ہوجاتا ہے انوار و تجلیات کاکہ اگر انسان شب بیداری کی طرف
متوجہ ہوجائے اور وہ اکیسویں رات کو بھی شب بیداری کرے، تئیسویں رات کو
بھی شب بیداری کرے،پچیسویں رات کو بھی شب بیداری کرے تو ستائیسویں رات
کو اللہ کے فضل و کرم سے یہ بات یقینی ہوجاتی ہے ... و تنزللملائکۃ و الروح ...
کہ جب آسمانوں سے فرشتے اترتے ہیں تو وہ بندہ فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے۔
مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس رات حضرت جبرئیل  تشریف لاتے ہیں،اور

جو لوگ اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیںاور جن کا ذہن اور قلب اللہ کی
طرف متوجہ ہوتا ہے ، حضرت جبرئیل  ان سے مصافحہ بھی کرتے ہیں۔تو یہ
بڑی اچھی بات ہے کہ ہم ساری رات ستائیسویں شب کو شب بیداری کرتے ہیں
اور جاگتے ہیں نفلیں پڑھتے ہیںعبادت کرتے ہیں۔لیکن اس کے لئے آئندہ سال سے
یہ آپ حضرات جتنے بھی ہیں خود بھی کوشش کریں اور اپنے دوستوںاحباب کو
بھی بتائیںکہ حضور کا یہ ارشاد ہے کہ طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔
بیس روزے رکھنے کے بعد انسان کی دماغی صلاحیت اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ اگر
اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس کے اوپر ہو تو وہ جو بیس روز میں انوار و تجلیات
کا ذخیرہ ہوا ہے اس ذخیرہ سے وہ فائدہ اٹھا کر فرشتوں کو بھی دیکھ لیتا ہے۔
اور حضرت جبرئیل  اس سے ملاقات بھی کرسکتے ہیں۔اب آپ غور فرمائیں کہ
ایسی صورت میں کہ فرشتے اس کے سامنے آجائیں۔ حضرت جبرئیل  اس سے
مصافحہ کریںاس سے بڑی اور معراج کیا ہوسکتی ہے۔اور اس سے بڑا روزہ کا
اجر اور جزا کیا ہوسکتا ہے۔پھر یہ کیسے ممکن ہے آدمی فرشتوں کو دیکھ لے۔
اور حضرت جبرئیل  مصافحہ بھی کرلیں۔اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس
کی دعا ئیں قبول ہوجائیں۔ دعائیں اس لئے قبول ہوتی ہیں کہ اس کے اندر اللہ
تعالیٰ نے ایسے انوار اور تجلیات ذخیرہ کردئے ہیں بیس دن کے اندر کہ اس سے
فائدہ اٹھا کر انسان براہ راست اللہ تعالیٰ سے رجوع بھی کرتا ہے اور اسے اللہ
تعالیٰ سے قربت بھی حاصل ہوجاتی ہے۔بیس روزے کے بعد جب انسانی سکت
اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ وہ غیب کی دنیا میں داخل ہوسکے غیب کی دنیا کی
مخلوق کو دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کرسکے۔ اللہ تعالیٰ سے اسے
قربت حاصل ہوجائے تو اس کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے عید کی خوشی عطا
فرمائی ہے۔کہ مسلمان قوم نے ایک پروگرام پر عمل کرکے روزے کے پروگرام پر
عمل کرکے اپنی اتنی ذہنی سکت اور صلاحیت حاصل کرلی ہے کہ اس کے انعام
میں وہ غیب کی دنیا سے واقف ہوگیااور غیب کی دنیا میں داخل ہوگیا۔ تو انسان
کا سب سے بڑا یہ اعزاز ہے کہ انسان غیب کی دنیا سے آشنا ہوجائے اور غیب کی
دنیا سے اس کا ایسا تعلق قائم ہوجائے جس طرح وہ اس دنیا میں رہتا ہے ۔
کھاتا ہے پیتا ہے ،چلتا ہے پھرتا ہے۔تو اس انعام میں کہ غیب کی دنیا انسان کے
اوپر منکشف ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں روزہ مقبول ہوگئے تو اس کے
دو انعام ہیں۔ایک انعام تو یہ ہے کہ یہ شب قدر کی فضیلت ہے، شب قدر کے
انوار سے وہ مستفید ہوتا ہے۔اور دوسرا اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے وہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرتا ہے تو اس کی خوشی میں
عید کی خوشی منائی جاتی ہے۔لوگ عید گاہ آتے ہیں۔ اچھے اچھے کپڑے پہنتے
ہیں۔ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔ عید کا ایک فائدہ بہت
بڑا یہ بھی ہے کہ آدمی فطرہ نکالتا ہے۔اس سے یہ ہوتا ہے کہ آپ کے جو غریب
بھائی ہیں، مسکین، پریشان ہیں، آپ ان کی اعانت کرتے ہیں۔ ان کی مدد کرتے
ہیں۔اور ایک ایسا سماں اور ماحول پیدا ہوجاتا ہے پوری دنیا میں کہ مسلمان

پوری قوم اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہیں ہے۔
مسلمانوں میں اجتماعیت ہے۔اب آپ یہ دیکھیں کہ عید کی نماز میں ہر جگہ جو
اجتماعات ہوتے ہیںظاہر ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ اسلام میں جو اجتماعیت
ہے اس کا عیدین میں مظاہرہ ہوتا ہے۔جمعہ کے روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ مساجد
میں پانچ وقت اس بات کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں کوئی تفرقہ نہیں
ہے۔ مسلمانوں میں اجتماعیت ہے۔تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ آئندہ
بھی ہم رمضان المبارک کا احترام کریاور رمضان کے روزے اس بنیاد پر رکھیں کہ
رمضان کا مہینہ در اصل اس بات کی پریکٹس ہے کہ انسان بیس روزے رکھ کر
اللہ کے لئے بھوکا رہ کر، اللہ کے لئے پیاسا رہ کر اللہ کے لئے وہ تمام اعمال
کرکے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے پسندیدہ عمل مثلاً جھوٹ نہیں بولنا، غیبت نہیں
کرنا، ملاوٹ نہیں کرنا، بے ایمانی نہیں کرنا، کسی کی دل آزاری نہیں کرنا۔اور یہ
ہوتا ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیںوہ اس بات کا ضرور اہتمام کرتے ہیںکہ ان
کی زندگی زیادہ سے زیادہ پاکیزہ ہوجائے۔ ان کی زندگی میں سے زیادہ سے
زیادہ نفرتیں، کدورتیختم ہوجائیاور ان کے اندر ایک اجتماعیت پیدا ہوجائے۔روزے
کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ فجر کی اذان ہوتی ہے تمام
مسلمان منہ بند کرلیتے ہیں۔نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں۔ اور گرمی ہو، سردی
ہوکیسا بھی موسم ہو، اس کو وہ برداشت کرتے ہیں۔اور سورج غروب ہونے تک
وہ اس بات کا اہتمام کرتے ہیںکہ ہم نے اللہ سے یہ معاہدہ کیا ہے کہ ہم اللہ
کے لئے بھوکے رہیں گے، پیاسے رہیں گے اور ہر وہ کام کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے
لئے پسندیدہ ہے۔جب وہ افطار کا وقت ہوتا ہے، اذان ہوتی ہے، سارے لوگ جو
ہیں اپنا کھاتے ہیں، خوش ہوتے ہیںاس میں بھی ایک اجتماعیت کا پہلو ہے۔تو
رمضان کا جو مہینہ ہے اس میں تین باتیں بطور خاص ہم سب کو ذہن نشین
رکھنی چاہئیے۔ایک تو یہ کہ رمضان میں مسلمان جو ہے اجتماعیت سے واقف
ہوجاتا ہے۔دوسرے یہ کہ رمضان کے بیس روزے رکھنے کے بعد ہر انسان کے اندر،
ہر مسلمان کے اندر جس نے روزے رکھا ہے خلوص نیت سے اس کے اندر انوار و
تجلیات کا ذخیرہ ہوجاتا ہے۔بیس رمضان کے بعد جو طاق راتیں ہیں ... اکیس،
تئیس، پچیس، ستائیس، ان راتوں میں ان تجلیات کا ذخیرہ جو ہوگیا اس انسان
کے اندر تو ان تجلیات سے فائدہ اٹھاکر انسان جو ہے غیب کی دنیا سے واقف
ہوسکتا ہے۔غیب کی دنیا میںداخل ہونے کا مطلب تنزل الملائکة والروح ... فیھا
باذن ربھم من کل امر ... سلام... کہ اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔
حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں۔اور یہ رات ایسی متبرک، مقدس اور
پرانوار رات ہوتی ہے کہ ساری رات فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے ، حضرت
جبرئیل  دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔وہ گشت کرتے رہتے ہیں۔اور جہاں جہاں
لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیںحضرت جبرئیل  ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔
تیسرا جو سب سے بڑا انعام ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عید الفطر یعنی
عید کی خوشی تمام مسلمانوں کو عطا فرمائی۔عید کی خوشی کے ساتھ ساتھ

یہ بھی ہے کہ ہم دانستہ طور پر اس بات کی کوشش کرتے ہیںکہ ہمارے جو غریب بھائی ہیںوہ بھی ہماری روزی میں، ہمارے معاملات میں، ہماری زندگی میں وہ بھی اسی طرح داخل ہوجائیں جس طرح ہم خوشی مناتے ہیںوہ بھی خوشی منانے کے قابل ہوجائیں۔ (اختتام)